

5460
-510

الحمد لله

یہ جلسہ ندوہ کے رد و ابطال اور اراکین ندوہ کے اثبات
کراہی و ضلال میں علمائے حرمین شریفین کے مبارک فتوے ہیں



مسمیٰ بنام تاریخی

فتاویٰ الحرمین بحفۃ المبین

اقوال ندوہ کتب ندوہ سے بجا اور نشان صفات نقل کئے اور مفتیان کرام نے
ادنیٰ احکام ضلالت و زندقہ و اتحاد دے عام بھائی مسلمانوں کے لئے ہر طرف
کے مقابل صاف میں اردو میں ترجمے کا صفحہ ہے جو بغین ساری کتاب دیکھنا
بار بار دیکھنے کے لئے صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۴۵ تک تمام مقاصد و فوائد فتاویٰ کا خلاصہ
لکھ دیا ہے کہ اسی کو دیکھ کر اپنے عقائد و اعمال کی تصحیح کیجئے جس بات میں شک ہو اصل
فتویٰ مع ترجمہ حاضر ہے مطابق کر لیجئے

مسلمانو حجت الہیہ قائم ہو چکی اب بھی جو نہ دیکھے یا دیکھ کر
راہ انصاف نہ چلے روز قیامت اس کے لئے عذر نہ ہوگا
وما علینا الا البلاغ المبین واللہ المہادی وبہ نستعین

سفرائش جناب مولوی امین عبدالرحیم احمد سلیمان سیٹھ صاحب

مطبع گزرا حسنی واقعہ سہیلی من طبع شہری

0	220	221	222
4	245	246	247
0	270	271	272
4	295	296	297
9	320	321	322
44	345	346	347
59	370	371	372
94	395	396	397
19	420	421	422
	45	446	447

فہرست کتاب کتاب قنوی احقرین احقرین المبین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲	جلد مذہبی کا کہن بنایا اسپر ظہای کرام نے کیا ارشاد فرمایا	۱۲	تہذیب فرید و وقتوای مجید مذہب کی بنیاد و ابتدائی حالات اور جلسوں کے کارروائیاں اہلسنت کے مخالفانہ زمین و آسمان پر افتخار اور اس کی ضرورت اس فتوے کا
۳۳	فصل چہارم بد مذہبوں کی تعریفیں جو بد مذہب ہیں نصیبین علمائے کرام نے اسپر کیا حکم دیا	۲	مرتب ہونا فصل فوائد فتوے
۲۵	فصل پنجم نیز جہاں رو بہ مذہبان کا انداز دیا دوسرے خود کشی و نفسانیت قرار دیا اسپر ہر کار مستحقان کرام سے کیا حکم دیا	۲۶	مضامین فتوے کا خلاصہ جسے فتوے دیکھنے کی فرصت نہ ہو اسے دیکھ کر حاصل پر اطلاع یا سکتا ہوا زمین گیر فضیلین ہیں
۳۶	فصل ششم مذہب کے اقوال و ضلالت پر جو بوجہ اعتقاد رکھتا ہے نقل کئے گئے علمائے کرام نے کیا حکم دیا	۲۹	فصل اول عام بد مذہبوں اور خاص پیچیدہ و افضر خیر مقلدین تفضیلیہ نابہ کے حق میں نصیبین کرام نے کیا احکام ارشاد فرمائے ان لوگوں سے برتاؤ کیسا چاہئے
۳۷	فصل ہفتم علمائے کرام نے حضرات اراکین مذہب کو اقوال و افعال مستلزمہ مذہب پر لکھی کیا کیا تدریج و ترقی	۳۷	فصل دوم مذہب کے مقصد اتحاد و اتفاق پر نصیبین حزین شریفین نے کیا احکام فرمائے
۳۸	فصل ہشتم علمائے کرام نے خود مذہب شریفیہ کیا کیا مشاہدات ارشاد فرمائے		فصل سوم مذہب کے بد مذہبوں کی تعظیم کی گنجین
	فصل نہم مذہب کے مرتکبان کی تعظیم		

قَالَ الْحَوْثُ هِيَ طَلَبُ الْبَطْلَانِ كَانَتْ هِيَ

الْمَرْكُزُ الَّذِي فِيهِ تَجْمَعُ الْقُوَى وَتُفْعَلُ الْأَعْمَالُ وَتُجْزَى الْأَعْمَالُ



مَعَ تَجْمَعُ فِيهِ الْقُوَى وَتُفْعَلُ الْأَعْمَالُ وَتُجْزَى الْأَعْمَالُ

صَلَحَ كُلُّ شَيْءٍ وَاتَّعَى بَيْنَ طَرَفَيْهِ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	فتویٰ المدینۃ المنورہ		برود و وہ ضلال ہونے میں جو فتوے
۱۸۲۷ ۲۳۸	بدکت ندوۃ منورہ		فاضل بریلوی جناب مولانا مولوی احمد رضا خان
	مدینہ طیبہ کا عربی فتویٰ مع تصدیقات	۳۳	صاحب دینی لکھا علمای کرام عرب نے اسکی
۱۸۵۵ ۲۳۹	ترجمہ الفتویٰ سالیۃ الاموی		کیا کیا مدح و تحسین فرمائی
	فتوئے مدینہ منورہ کا ترجمہ		فصل دہم
			حضرات علماء و عرب نے اس کتاب کو
		۳۵	میں مصنف مدوح و ام بالفصح کو کن کن
			مدائح جلیب سے یاد فرمایا
			فصل یازدہم
		۳۶	علمائے کرام عرب نے مصنف مدوح کو
			کن کن دعاؤں سے شاد فرمایا
		۳۷ ۱۳۳	فتویٰ مکہ و یثرب الندوۃ المنورہ
			یہ عربی فتویٰ دینے والے تھے کے صفحوں پر ہے
		۳۸ ۱۳۵	ترجمہ الفتویٰ و حیدرم البلبوی
			یہ اردو کا سلیس و جامع ترجمہ بائین ہاتھ
			کے صفحوں پر ہے
		۳۹ ۱۸۲	تصدیقات الحرام
			یہ علماء نے کہ معظمہ کی عربی تقریریں
			تصدیق میں ہیں
		۴۰ ۱۸۳	کشف و توضیحات
			اون تصدیقات کا ترجمہ

میں ہے ہر ذرہ ریگ میں عجب اسرار کے غیر محدود میدان پھیلے ہوئے ہیں ہمارے کام نہیں
 کہ ہم اپنے عزیز و قابل قدر وقت کو ہر سو کی دریافت کرنے میں صرف کریں اور اس کی خاص پڑ
 حکمتوں مخفی بھیدوں کے دیوانوں کو ایسا کیوں ہوا ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہ ہوا ایسا کیوں
 نہ کیا پد یاد رکھنے کی بات ہے کہ جلال و جمال و دونوں اسی کے صفات عظیمہ ہیں جنت اور جہنم
 نامحدود نعمتیں اگر اس کی شان جمالیہ کے مظاہر میں تو دوزخ و جہنم اور اس کے صفت جلال کا پرتو ہے
 مسلمانوں کو اپنے دیدار سے مشرف فرمانا اس کی بڑی رحمت ہے کفار و مبتدعین و منافقین کو
 دوزخ کی درناک مصائب میں مبتلا کرنا۔ اس کے غضب جلال کے آثار میں مگر کبھی ایک صفت
 اپنے مقابل کے رنگ میں بھی اپنا رنگ روپ دکھاتی ہے کفار و مبتدعین کو دنیاوی کامیابی
 عیش و فراغت صحت اطمینان روپے پیسے کی بکثرت فراہمی کہ بظاہر جمال کے آثار ہیں اور
 نفس الامین آیتہر و جلال ہے سچے سنی مسلمانوں کا افلاس فقر غربت مرض میں
 مبتلا ہونا گمراہی الظہیر نمونہ جلال خیال کیا جائے مگر حقیقت آیتہ جمال و رحمت ہے اب
 اگر ایسے واقعات کے حکم و مصالح کے دریافت پر کوشش کی جائے اور اپنی محدود عقل اور نارسا
 فکر کے ذریعہ سے اس کی ناشائسی وغیر محدود حکمتیں دریافت کر لیا جائے اور اٹھایا جائے تو یہ تصحیح
 اوتوماتہ نہیں تو اور کیا ہو سچے سنی مسلمان کو اس قدر سمجھ لینا کافی ہو فیصلہ اللہ مایشاء
 و حکم مایہرید ہے اس کے تعجب انگیز اور حیرت ناک کارخانہ قدرت کے مقابل میں طبع آزمائی
 کرنا یقیناً نری بل الہوسی اور خدا فراموشی ہو چھ پس یہ کارخانہ ہستی جو الزام و اقسام کے
 عجائبات کا مجموعہ ہے جس میں راحت رسان اور تکلیف دہ دونوں سامان مہیا ہیں ہمارا فرض
 منصبی یہ ہے کہ اس میں آنیکے بعد ہکواس ناوی امت مہربان پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت
 و تعلیمات پر کار بند رہنا چاہئے جسکے ہر قول کو خدا تعالیٰ اپنا قول کہے جسکے فعل کو



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَامًا

یہ عجیب و غریب سیرگاہ وینا جس کا ہر واژہ آٹھ پہرہ خاص و عام کیلئے کھلا ہوا ہے اور ہر محبوب العزیز
اور صاحب فکر ناقد ہر اسیر و غریب اپنے حوصلہ اور خیال کے مطابق جس سے لطف و فائدہ
اٹھائے گا مجاز و مازون عام ہر اگر اس کے صنائع و بدائع پر توجہ فی نظر ڈالی جائے تو جس طرح
ہر شہزادہ و غریب ہمارے دکھانے کے ساتھ اپنے موجد کی یکتائی ثابت کرتی ہے اسی طرح ہر کمال
و ضوح پر ہم بھی آشکار و عیان ہو جاتا ہے کہ حقیقی حضرت رب العزیز نے کوئی شے بیکار نہیں
بنائی جن اشیاء کو ہم معاش یا معاد کیلئے مضرت رسان اور نامفید خیال کرتے ہیں انکی تخلیق و
تکوین میں بھی ہزار در ہزار مصالح و فواید کا لحاظ فرمایا گیا ہے اگرچہ بہت اشیاء وہ بھی ہیں جنکی
ظاہری خوشنمائی کم مینوں کے دل بھانے میں مقناطیسی تاثیر رکھتی ہے مگر اس کے ساتھ پاکدہ
اور سب پر مات کر دینے والا سامان بھی پیش نظر کر دیا گیا جس سے سمجھا کر کیلئے مفید و منظر
و مصنوعی فضول و کلام چیزیں امتیاز کر لینا کچھ بھی دشوار نہیں رہ سکتا ہے بالکل بمصدق
وعل الحکیم لا یخلو عن الحکمتہ ہر قطرہ و ہر مین حکم نامتناہیہ کے ہزار و ہزار موعین مارتے

بالیوم الآخر وما هم بمؤمنین ۵ یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخادعون
 الا انفسهم وما یشعرون ۵ فی قلوبہم مرض فاردہم اللہ مضاً ولہم عذاب
 الیم بما کانوا یکذبون ۵ واذ قیل لہم لا تقسروا فی الامرض قالوا انما نحن صائمون
 الا انہم هم المفسدون ولكن لا یشعرون ۵ نیز ارشاد فرمایا ما کان اللہ لیزال المؤمنین
 علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب نیز ارشاد فرمایا فقل لمن یتخرجوا
 معی ابدلوا لمن یتقاتلوا معی عدلاً نیز ارشاد فرمایا لا تتصل علی احد منہم ما بدلا
 ولا تقم علی قبرہ کہ ان ارشادات کریمہ سے اونکے نفاق و شقاق کی قلمی کھل گئی سارے
 عالم نے جان لیا کہ یہ بد بخت اپنے قول و فعل میں جھوٹے ہیں اور اونسے اجتناب ضروری
 میل جل منع ہیں بدو زمانہ تھا کہ اسوقت تک افتراق امت کا دروازہ نہ کھلا تھا کہ
 جب سے اس بیابان ہوناک و صحرائے وحشت ناک کا راستہ طشت از بام ہو گیا اور امت
 سے ٹوٹے دن بڑی سمان پیش نظر ہو چکے حبیب الرحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف
 لیکے کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ ایک جماعت نے دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 وصال کے ساتھ فرضیت زکوٰۃ بھی منقطع ہو گئی ہے کیونکہ رب العزۃ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ ہم
 سے زکوٰۃ لینا اور ہمارے حق میں دعائے خیر فرامینا اب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم خنت کو سدھارے پس زکوٰۃ بھی رخصت اور اپنے اس ناپاک خیال پر کیا برائیہ و آئیہ سے
 استناد لیا جو انکی ہٹ دھرمی اور شقاق قلبی کا نتیجہ تھا کہ حضرت رب العزۃ نے اپنے حبیب
 مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشینوں کو اس سیدین جماعت کی تنبیہ کی توفیق عطا
 فرمائی تمام صحابہ کرام نے اونکے کفر پر اتفاق کیا اور انکی کلمہ گوئی اور سجدہ الی القبلہ کو سچ
 ٹھہرا کر اوپر جہاد و قتال فرمایا کہ ایک اور جماعت نے بڑے جتھے اور پورے جوش کے

اپنے فضل سے تعبیر فرمائے مان ہمارا کام یہی ہو کہ اس کے تمام احکام کو واجب التسلیم والعمل سمجھ کر اس کی تعمیل میں کامل کوشش کریں یہ جو چیز شریعت مطہرہ کے روستے ہمارے حقین سفید ہواؤں کی طرف دلی رحمت کے ساتھ متوجہ ہوں ظاہری بناؤں سے بھرا مصنوعی دلفریبی پر بنائیں ہر وقت میں اچھے اور برے دونوں ہوتے اور جب قول شہو و کس نگوید کہ دروغ میں ترش است پھر برون نے اپنی برائی کو اچھا ثابت کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی یہ عیب کو ہنر کا جامہ پہنا کر نقص کو کمال ٹھہرا کر بہت سے بند بیکان خلکی راہ مارنے میں یلین کوشش کی مگر سچ سچ ہوا اور جھوٹ جھوٹ پھر دروغ کو دروغ ہوا حق واضح ہو کر رہا پھر فیض اور پسند قدرت زمانے کے حالات پر غور کرنے سے مخفی نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ اس مبارک وقت اور قرن خیر نے تمام عالم میں اپنی بیشالی ثابت کر دکھائی مگر اتفاق کیسے مخالفین بھی مان گئے کہ قدرت کی تمام نعمتیں تمام خزان برکات انھیں پسندیدہ اور برگزیدہ دونوں کے لئے ودیعت تھے وہ کوشی بیش قیمت حربی ہو جس کا جلوہ موجود اتم و مان پایا جاتا ہو جس کو دیکھے سر سے پانک مجموعہ نبوی بنا ہوا ایک سے ایک بڑھا ہوا ایک سے ایک اچھا پھر تاہم اس منتخب اور پیارے وقت میں ایک ذلیل و قلیل جماعت ایسی بھی تھی جس کو ان نفیس خرمیوں سے کچھ بھی حصہ نہ ملا مگر وہ سپر بھی نفاق اور تصنع کی راہ سے اچھون میں ملے جلے رہ کر اچھا مشہور ہو جانا اور کا مقصد تھا بناوٹ اور دکھاوے پرست ہوتی تھی لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے کہ غیرت الہیہ اس کی روادار نہیں کہ کھڑے کھڑے میں تمیز نہ کرے سنت الہیہ ہمیشہ سے ہی جاری ہو کہ ایک مدت تک محکمت خاص پر وہ پڑا بھی رہے مگر بالآخر اصلی و جعلی کا رروائی میں کافی امتیاز کر دیا جاتا ہے چنانچہ اس وقت بھی تھوڑی مہلت کے بعد نہایت واضح طور پر صاف الفاظ میں فرمایا گیا ومن الناس من يقول امانا باللہ و

شروع کیا ایک دو نہیں سیکڑوں اپنے جادہ مستقیم کو چھوڑ کر اس کے پیچھے قدم قدم
 ہوئے تمام ہندوستان میں اور ہم مجاہدین کی ہدایت و ضلالت دونوں اشد غرور کی
 طرف سے ہیں اس لئے اپنے سچے دین کی حفاظت و حمایت کیلئے اپنے مقبول بند و نگر
 کھڑا کر دیا جنگی مشکور و مقبول سعی نے ثابت کر دکھایا کہ توحید و سنت کا نام لینا محض
 دھوکے کی ٹٹی ہی بلکہ یہ اشرار ناجار نہ اس قادر مطلق کی قدرت و قدرت کو مانتے
 ہیں اور نہ اس کے حبیب مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان کو جب اس فرقہ
 کے باقیماندگان مخدو لین پیشوایان پیچھے رہنے دیکھا کہ کوشش رائگان ہوئی تمام
 اوام و مفساد ظاہر ہو گئے اپنے پیروی کو چھوڑ کر دوسرا جیس بلا و مان توحید کا نام
 تھا یہاں اسلام کا نام لیکر قومی ترقی و آزادی و مطلق العنانی کا سبق دیا گیا
 جنت و دوزخ جن فرشتے اور دیگر ضروریات دین کو بیکار ٹھہرا کر مجرور و کفر کوئی وجود الٰہی اعتبار
 کو نکات کیلئے کافی بنا کر دنیا طلبی کو ضروری قرار دیا و آزاد منش لو عمر طابع بڑی خوبی
 سے اس کی پیروی اس کی تائید و تصدیق پر آمادہ ہو گئے مگر بمصادیق لکل فرعون و
 اکثر بلاد ہندوستان سے اون کی تکفیر و فتادے شایع ہوئے حتیٰ کہ علمائے حرمین شریفین
 نے بھی بڑے شد و مد کے ساتھ اون کے کفر و فتنہ کو دیا جس کا یہ اثر ہوا کہ اگرچہ رو بہ توبہ تھے
 لچہ و نقصوں نے جمع کر لیا مگر عوام غریبے اہل اسلام پر اون کی بددینی کا اثر ثابت نہ ہوا
 اب چند سال ہوئے کہ دور میان بارگاہِ منیر نے علیگڑھ شاہی سرمہ کی قوت سے ضرورت
 زمانہ اور مصلحت وقت پر مجتہدانہ نظر ڈال کر ترقی کی دھن میں نہایت بلند پروازی سے اصلاح
 و رفادہ قومی کا بیڑا اٹھایا ایک مجلس **مدوۃ العلماء** کے نام سے قایم کی جس کے ذریعہ
 سے اپنے پیچھے خیالات اور دلی منصوبوں کو پورا کرنا چاہتا اور نہ باغی طور پر ظاہر کیا کہ اس

کے ساتھ اپنے خشوع صلاتی اور تہجد قرآنی کا سکہ بٹھانا چاہنا محبت بخین کے پردہ پردہ
 میں اہلیت مصطفویٰ سے آنکھیں پھیلین ۽ ایک جماعت نے محبت اہلیت کا نام
 لیکر حضرات بخین پر لعن طوں کے تیر تکفیر کے پتھر پھینکا شروع کئے ۽ قادر مطلق کو
 اپنی تمام صفات کا اظہار منظور تھا لہذا حسب منشاء حیدل منیشاء اگرچہ ہزاروں ان
 خباثت کے دام نزور میں پھنس گئے مگر بمصدق الحق یعلو بالآخر حسب جانب خاسر
 ہوئے ۽ دنیا زمانے نے جان لیا کہ ناد کو حضرات بخین سے کوئی تعلق نہ اوسکو
 حضرات اہلیت سے کچھ واسطہ ۽ دونوں درباروں سے دونوں گروہ مردود ہوا سی
 طرح ہر وقت میں دھوکے باز جلسا ساز ۽ جھوٹ کو سچ ۽ کھوٹ کو کھرا بتانے والے ہوتے
 رہے ۽ جنکے مقابلہ میں اہل حق اپنی زبردست اور حقانی کوشش سے اونکی گندم نائی جو
 فردوسی کو آشکار فرماتے رہے ۽ اور اب تھوڑے دنوں سے تو ایسے واقعات کا ظہور ایک
 معمولی سی بات ہو گئی ہو اُسے دن نئے نئے فتنے پیدا ہوتے ہیں جبکا ہونا حضرت مخیر
 صادق علیہ الصلاۃ والسلام کی پیشین گوئی کے مطابق نہایت ضروری تھا ۽ ہمارے
 شامت اعمال و بدکرداری سے ان حضرات الارض کے وجود کیلئے سر زمین ہندوستان
 کچھ ایسی موافق آئی کہ تھوڑے مادہ فاسد کے اجتماع پر ایک مغوی جماعت قائم ہو چکی
 ہو ۽ قریب کا ذکر ہو کہ ہندوستان میں **گرماسیت** کے نام سے کان ایشنا تھے کہ
 دفعہ ایک نامی گرامی اونچے گھرانے سے اسم **سمعیل** نامی ایک شخص پیدا ہوا
 جب تک کہ خاندان کے بڑے بوڑھے جیتے رہے اپنے خیالات کو چھپائے رکھنا پڑا
 اور دھواں دھوٹوں نے دنیا سے کوچ کیا اور ادھر اس ناخلف نے پیٹ سے پاؤں
 نکالے اور اپنے شکم زاد ناپاک خیالات کو توحید کی آڑ سنت کے پیرایہ میں ظاہر کرنا

جئے ہوئے میں کوئی نہیں سنتا پھر اس خاص بات حجت کے بعد ناظم صاحب وغیرہ بلا
 گئے فاضل بریلوی نے مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کے مواجہہ میں
 نہایت توضیح و تشریح سے اپنی غلطی و خام خیالی پر متنبہ کیا یہ دیر تک دلائل قطعہ و غیرہ
 سے سمجھایا کہ اہل سنت کے مذہب ہی جلسے اور اس مخالف مذہب کا رد وائی سے کیا علما
 مخالفان مذہب اور مذہبی جلسہ کے رکن بنائیں جائیں قطع نظر عدم جواز کے آئندہ کے
 لئے اسکے نتائج نہایت مضرت رسان میں جسکے جواب میں ناظم صاحب نے اخیر قول
 یہی کہا کہ اب تو ہم دعوت دیکر بلا چکے اب تو پھیل چکے سمیٹیں کیونکر مان آئندہ خیال رکھا
 جائیگا کہ جب فہمائش کا کوئی اثر ثابت نہوا تو قبل جلسہ کانپور سے چلا جانا لازم ہوا
 سال بھر تک ڈھانڈا بند صحابی گئی کہ آئندہ جلسہ سے کچھ نہو گا کہ روڈ اور جلسہ کی اشاعت
 پر ظاہر ہوا کہ ایسے خلاف دیانت جماؤ پر جو آثار مرتب ہونا ضرور ہیں وہ سب واقع قربات
 میں بدصورت مختلف مذاہب کے حضرات کو دعوت دیکر بلایا جلسہ دینی کارکن بنایا تھا
 اسی طرح اب انکے ساتھ یہ رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی کہ اپنے انکے اختلاف کو فرعی اختلاف
 اور اونکو اپنا دینی بھائی بنایا و انص کے مقابل اہل سنت کا ہر عقیدہ محض ظنی ٹھہرایا
 صحابہ کرام کے تبرک و تکفیر کو ذرا اسی بات بتایا عرض عجیب عجیب پیرایہ میں اپنا
 نفاق و شقاق ثابت کر دیا گیا یہ دوسرا جلسہ جو لکھنؤ میں منعقد ہوا اوس میں تو
 خوب کھل کھیلے وساوس ابلیسیہ و نیچر شاہی خیالات کو ایمانی ہدایات اور قرآنی تعلیمات
 ٹھہرانے کی کوشش میں دین و مذہب کو خیر باد کہدی یہی نہیں کہ رد و انص و مایہ
 و تقضیل و نیچر کو رکن جلسہ مذہبی قرار دیا بلکہ تمام فرق کو براہ راست اور حق پر ٹھہرا کر
 سب سے خدا کو راضی و خوشنود قرار دیا یہ تکفیر تو تکفیر کسی فرقہ کی تفصیل کو بھی مخالف

مجلس کے ذریعہ سے علم دین کی ترقی مذہبِ اہلسنت کی تائید کجائیگی وہیات میں بعض اشاعت اسلام واعظین مقرر ہونگے مسلمانوں سے پیامدارف اور جھگڑے موقوف کر نیکی کوشش کجائیگی ان اغراض ومقاصد سے مخالفت کی کیا وجہ تھی **کا پتورین** سالانہ جلسہ ہمارہندی مدرسہ فیض عام ہوا کرتا تھا مولوی لوگ اطراف سے جمع کئے جاتے ہر شیاروں نے خیال کیا کہ یہ بنانا یا جو م ملیگہ اوسے کے جلسہ ۱۳۱۷ھ کی کھجلی تاریخوں میں جلسہ نادرہ کی خشت بنیاد رکھنی ٹھہرالی ہنوز جلسہ شروع ہوا تھا کہ تاریخا والے اصل مطلب کو تاڑ گئے حضرت کامر کو زخاطر ظاہر ہو گیا پھر پیر پدروافض غبر مقلدین تفصیلیہ وہابیہ ہمد عین پیام وکلاب اہل النار ٹپست اصرار وخواہد سے ہلا کر میہان عزیز بنائے گئے ہاں کے وعظا بر سر منبر قرار پائے ایٹھنیں اراکین جلسہ دینی بننے کی ٹھن گئی اس طوفان بے تعمیری کو دیکھ کر جناب مولانا مولوی **موسیٰ احمد صاحب** محدث سورتی بوجنا مولانا مولوی **احمد رضا خان صاحب** فاضل بریلوی وغیرہ پیروان سنت مصطفویہ سے نرمایا گیا کسی کو ڈوبتا دیکھ کر اوسکی مدد کرنا انسانیت کے خلاف ہولناذہمائش وضعیت مناسب خیال کی گئی مگر سخت وقت یہ تھی کہ سمجھائیں تو کس کسکو کہ سب کے سب ایک ہی نشہ میں مدہوش ہوا ایک خیال پر مٹے ہوئے ہوا ایک غیر مقلدون سے لڑنے والے ان سب حضرات کے اوستاثر بزرگ نے عقیدوں اور عقیدہ راٹھی کے بزرگ جناب مولانا مولوی **لطیف اللہ صاحب** سے اونکی منشا وکاستفرا اور اونکو سمجھانا مناسب ہو مولانا فاضل بریلوی نے **اولا** صرف اونکو اس مجمع اجازت کے برے نتائج پر مصلحتی اطلاع دیکر رائے دریافت کی فرمایا میں کیا کہوں ہمارے خود صبح سے یہی جھجکتے جھجکتے یہ وقت آگیا مگر سب کے سب ایک خیال پر

ڈپٹی صاحب نے جناب مولانا صاحب کے اعتراضات کو تسلیم فرما کر جواب دیا کہ آپ ان امور کو تحریر فرما کر بذریعہ خط میرے پاس بھیج دیجئے تاکہ میں اس تحریر کو ناظم صاحب کے پاس بھیج دوں وہ ضرور اصلاح کراینگے اور قبل از مجلسہ اصلاح ہو جائیگی جناب مولانا صاحب نے ڈپٹی صاحب کے نام خط روانہ فرمایا جس میں نہایت متانت اور اختصار کے ساتھ یہ بات ظاہر کر دی گئی کہ اس وقت کی روڈ داوائے ندوہ سے جو کارروائی ثابت ہو رہی ہے ضرور مخالف تحقیق ائمہ اعلام سے نیز اس کے بہت اراکین وہ ہیں جن کے عقائد و مسائل بموجب مذہب اہلسنت متکرم کفر میں اور جلسہ و مینیمن اوں کو مسند و عطا پر بٹھانا جو مسند مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور اوتنے وعظ کھلوانا جلسہ و مینیمن اوں کی تعظیم شان موجب فساد دین و باعث نقصان عوام اہل اسلام ہے یہ اس حال کے بعد جناب مولانا صاحب موصوف نے مفاسد ندوہ کی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا کہ اس سے غافری تھی کہ اگر قطع نظر تحقیقات سلف صالحین اور قطع نظر تحقیقات حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب و حضرت شیخ محمد و صاحب کے اور قطع نظر تحقیقات مولانا رشید الدین خان صاحب و شاہ احمد سعید صاحب و مولوی ارشد حسین صاحب رامپوری و مولوی محمد شاہ صاحب دہلوی وغیرہم کے اگرچہ مغرزا اراکین ندوہ اپنی ہی تصنیفات و تحقیقات سابقہ کو حکم قرار دینے سے بھی بخوبی اصلاح ہو سکتی ہے کفر فتح المبیین و جامع الشواہد وغیرہ میں اکثر عقائد اعمال و مانیہ وغیرہ تصدین وغیرہما کو کفر و بطل نماز قرار دیا ہوا اور بتدین کی صحبت کو مخالف ایمان لکھا ہوا ان رسائل پر ناظم صاحب اور بہت مغرزا اراکین ندوہ کی تصدیقات و تصدیحات موجود ہیں پس اگر بموجب مذہب اہلسنت کے مفاسد ندوہ کی اصلاح

اسلام اور ان کی محبت کو جزو ایمان بتایا اور بدعتین کو ناجائز و ممنوع و فساد فی الدین
 سمجھن اور خود کشی کہا گیا علی گڑھ شاہی سرکل نافذ کر دیا کہ وہ عقائد و مسائل جو باہن
 فرقہ گویان کے نزاعیہ ہیں ان کے سوال کا ہرگز جواب نہ دیا جائے مسلمان ہونیکے لئے
 صرف کلمہ گوئی اور سجدہ الی القبلہ کافی ہو کسی فرقہ کلمہ گو کی امانت کو خدا و رسول کی امانت
 کہتے ہوئے قیامت کے ہولناک دن کا خیال نہ آیا ہائے اربعہ کے اختلاف کی نسبت یہاں
 کہا گیا کہ خیال کیجئے تو ان عین باہم کفر و اسلام کا فرق ہو چکا ہے جس میں کوئی کچھ کیوں نہ کہے مگر
 ہرگز کسی کو بولنے کی اجازت نہیں خاموشی کے ساتھ تمام حاضرین کو سنا لازم الی
 غیر ذلک من الضلال والاحاد والطغیان والفساد فنعوذ باللہ من شرور
 النفس سوء الاعتقاد لکھنؤ میں ایسے ہی بیانات فاسدہ اور مذہب شکن مضامین
 پر وہ حضرات جنگو اپنا مذہب غریزہ تھا اور جو سمجھتے تھے کہ ایک دن مرنا اور خدا کو مومنہ
 دکھانا ہو اور زبانی جمع خرچ کے بھروسے پر شریک جلسہ ہو گئے تھے بھری محفل میں
 کھڑے ہو گئے اور فوراً اٹھ آئے حامیان مذہب نے جب ندویہ کی یہ مطلق البغائی اور
 آزادی ملاحظہ فرمائی اور یہ بھی سنا گیا کہ **تلمیذ کے جلسے** کے لئے شہر بریلی
 تجویز ہو گیا اور ہنوز کوئی اصلاح نہ ہوئی لاجرم خیال کیا گیا کہ قبل جلسہ تصفیہ ہو جائے
 تو بہت اچھا ہو چنانچہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب علامہ بدایونی
 نے **قوسی اشفاق حسین** صاحب رکن انتظامی ندوہ سے عند الملاقات
 فرمایا کہ آپ بھی ندوہ کے رکن اعظم ہیں اور سنا گیا ہو کہ آپ ہی کی دعوت پر بریلی میں جلسہ
 ندوہ ہونی والا ہے لہذا جب یہ بات ظاہر کیجاتی ہو کہ وہ جلسہ مذہبی ہو تو ان امور کی اصلاح
 ہونی چاہئے اور اگر اصلاح منظور ہو تو جلسے سے قبل ہو جائے تاکہ وقت پر نزاع نہ رہے

ڈپٹی سے کہنا وہ بھائی مولوی احمد رضا خان کو کہلا بھیجیں کہ بھائی
 تم نے ستر سوال کئے ہیں ایک دو ہوتے تو میں جواب دیتا اسپر کہہ دیا گیا کہ ندوے
 میں ڈھائی سو علمائے جاتے ہیں ایک ہی ایک سوال آپس میں بائ لین تو کوئی
 فاضل بچنے لگا غلطہ نہ جواب کی قدرت کسے تھی اور صر جناب مولانا مسید
 شاہ محمد عبد الصمد صاحب سہوانی سے بھی مکاتبت چھڑ گئی ناظم صاحب
 نے بیان بھی یہی حیلہ و حوالہ کا انداز رہا اور امر حق کسی طرح ماننا تھا مانا چو کہ جناب
 مفتی لطف اللہ صاحب جج ٹائیکورٹ حیدرآباد ناظم صاحب و دیگر اراکین
 ندوہ کے استاد ندوے کے صدر بنائے گئے تھے لہذا بمقام حیدرآباد جناب
 مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی نے اونے ملاقات فرما کر کہا آپ تو
 ایک جلسہ میں شریک ہو کر حیدرآباد چلے آئے اور آپ کے شاگردوں نے یہ طوفان مچا رکھا
 جو تلامذہ کو ہمائش کرنا آپ کا فرض منصبی ہو آپ سمجھائے کہ جلسہ مذہبی کو ان امور
 مخالف مذہب سے کیوں نہیں پاک و صاف کر دیتے مفتی صاحب نے فرمایا
 سرکاری کام سے مجبور بالکل فرصت نہیں ہوتی مجھ کو اس وقت تک کتب ندوہ کے
 ملاحظہ کا بھی اتفاق نہ ہوا مولانا صاحب نے ندوے کی روداد پڑھ کر سنائی اور
 فرمایا ندوے کے متعلق ایک فتویٰ طیار کیا گیا ہے مگر نرمی سے اونہیں اصلاح پر
 لانا منظور ہے لہذا اوسمیں ندوے کا نام بھی نہ لکھا گیا مروجہ طور پر زید و عمر کے نام سے
 سوال قائم کئے گئے ہیں اور تہذیب و مہانت کے ساتھ جواب لکھے ہیں چ مفتی صاحب
 نے اس فتوے کو سن کر فرمایا کہ روئے ندوہ اور یہ فتویٰ دونوں میرے پاس چھوڑ
 دیجئے یہ روئے کو پھر غور سے دیکھ کر فتوے پر مہر کر دوں گا دوسری ملاقات میں

کا باضابطہ اعلان ناظم صاحب شائع فرما دیئے تو ہم غریبا بھی خدرت کیلئے حاضرین
 ورنہ مجبورہ جب وقت منتظر بر جواب نہ آیا اور ندوے کی طرف سے اعلان شائع ہو گیا کہ بریلی
 میں جلسہ ہو گا تو پھر دوبارہ ڈپٹی صاحب کو یاد دلائی گئی مگر انوس کہ ڈپٹی صاحب نے ندوی
 مصلحت کو حکم شرعی پر مقدم سمجھ کر اس پر نہ سانی میں نہ صرف سکوت عن الحق بلکہ دیدہ
 و دانستہ حمایت و اعانت باطل کو گوارا فرمایا اور ایک جواب نہ دیا جب اس توسط سے کام
 چلا تو جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے ستر سوالی
 متعلق اتوال ندوہ رجسٹری شدہ دفتر ندوہ میں بھیجے اور تمام علمائے ندوہ سے قرآن
 و حدیث کے عہدیدار کو جواب طلب کئے مگر لا جواب اعتراضوں کا جواب کیا تھا اور
 قبول حق پر اوں نیچری بزرگان ندوہ نے نہ آنے دیا کہ ندوے کی انجمن سب اعضاء
 کی کی دھری تھی پھر مولانا موصوف نے بلا واسطہ خاص ناظم صاحب سے مراسلت
 شروع کی متعدد و خطوط بھیجے خوشامد سے منت سے لاکھ طرح سمجھایا کہ مذہب پر رحم کیجے اور
 تاخیر و حیلہ فرمائے جسکے جواب میں کبھی کوئی عذر آیا کبھی کچھ حیلہ بنایا کسی خط میں صدا
 لکھ دیا کہ اس قسم کی کارروائی ہمنے براہِ حقہ کی ہے ہمارے دل میں وہ خیالات
 نہیں ہیں کہ کسی خط میں یہ دھکیان دیکھیں کہ دیکھو تمکو بہت نقصان اٹھانا ہو گا
 کوئی تمھارا ساتھ نہ لگا پھر غصہ کہٹ دھری نے اصلاح کی طرف متوجہ ہونے دیا
 آخر وہ ستر سوال بصورت رسالہ شائع کئے گئے اور تمام اکابر ندوہ کو سخت سخت قہقہ
 دین کہ حق قبول کیجے یا جواب معقول دیجے غل تو مدتوں مچا کہ مائے ستر سوال کئے
 مائے ستر سوال کئے مگر جواب جب ناب مولوی محمد شاہ رامپوری صدر ثانی
 ندوہ نے اپنے ایک مرید کو بریلی لکھا بھیا تم بھائی اشفاق حسین صاحب

ہنہیں ہو پہلی کے جلسے میں مفتی صاحب شریک ہو کر اس امر کو بخوبی ظاہر فرمائی گئے *
 مفتی صاحب اور ان کے بعض رشید تلامذہ کے نام سے خطوط بھی شائع کئے گئے
 جنہیں مفتی صاحب نے تو یہ تحریر کیا تھا کہ اگرچہ فتویٰ صحیح ہو اور میں نے اس پر مہر
 بھی کی ہو لیکن اگر میں جانتا کہ اس فتوے سے ندوے کو کوئی نقصان پہنچے گی
 ہرگز مہر نہ کرتا مگر بمصدق اگر پندرہ سو تالیفات نام کند۔ شاگرد رشید صاحب نے صاف
 لکھ دیا کہ سرے سے یہ وہ فتویٰ نہیں ہو وہ تو متعلق روافض کے ایک اور فتویٰ
 تھا ان زبانیاں سیات کے اجتماع اور ان تحریرات کے ملاحظہ سے حیرت ہو گئی کہ اللہ العلیٰ
 یہ کیا ماجرا اور کیسی دین فروشی و خدا فراموشی ہو * ایام ندوہ قریب تھے لہذا خیال کیا
 گیا کہ بمقام پہلی جناب مفتی صاحب سے بالمشاذ ان خطوط و شہرت کی نسبت متفصلاً
 کیا جائیگا انتظام و سرانجام امور کیلئے ندوے سے کئی روز پیشتر ناظم صاحب پہلی
 آگئے تھے اور صبح و شام مفتی صاحب کی تشریف آوری کی بھی خبریں سنیں لہذا
 ناظم صاحب سے پھر اس دعا کی گئی کہ اب بھی صلح ہو جائے تو جلسہ میں درجی برجی ہو
 جسکے جواب میں کہلا بھیجا کہ آپ کامل اطمینان رکھئے کامل اصلاح ہو جائیگی *
 وہ پہر کا وقت تھا ناظم صاحب فرد و گاہ علمائے اہلسنت پر گئے اور نہایت محبت
 کے بچہ میں جناب مولانا احمد رضا خان صاحب سے مسکرا کر فرمایا کہ اب
 رفت گزشت کیجئے درمیان جان و جانان ماجراے رفت رفت ہو اب
 میں تمام امور کی اصلاح کر دوں گا مولانا فاضل بریلوی نے فرمایا اس سے کیا بہتر
 صرف اسبقہ مقصود ہو * ورنہ ہندوئے شہر برا خطائے رفت رفت * بعد
 اہر جناب شاہ مولانا عبد القادر صاحب بدایونی مع دیگر علمائے اہلسنت

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے روئے داد کو خوب غور سے دیکھا فی الواقع ندوے
 میں مفاسد شرعیہ موجود ہیں آپ کا خیال ٹھیک ہو ناظم صاحب کو اصلاح پیشور
 مجبور کرونگا مگر آپ جانتے ہیں کہ زمانہ بہت نازک ہو ذرا سی بات میں فضاہیت کا غلبہ
 ہو جاتا ہو اور بعد فضاہیت آجائیکے پھر اصلاح کی امید نہیں ہو سکتی چونکہ ان سوال
 کے جواب میں ایک سوال کے متعلق لکھا ہو کہ یہ قول محض ضلالت ہو اور وہ قول خاص
 ناظم صاحب کا ہو لہذا اسقدر لکھ دینا کافی ہو سکتا ہو کہ یہ قول غلط محض ہو مولانا صاحب
 نے اس امر کو تسلیم فرمایا چنانچہ یہی لفظ بنا دیا گیا اور مفتی صاحب نے مہر کر دی ۔
 اور نئی جہر کے بعد دیگر علماء و مفتیان حیدرآباد کی موافقت سے فتویٰ مزین کروایا گیا جسکو
حاجی مولوی عبدالرزاق صاحب حیدرآبادی نے رسالے کی صورت
 میں ترتیب دیکر چھپوایا ناظم صاحب دو دیگر اراکین کی خدمت میں بھیج دیا وہ خیال
 تو یہ تھا کہ ناظم صاحب سمجھ جائینگے مگر اولٹا اثر ہوا کہ آگ بولا ہو گئے کہ ہماری گرفت کیوں
 لگی گئی ہم جو چاہیں کہیں جوجی میں آئے لکھیں ہم سے بڑے فتن کی اصلاح کیوں
 چاہی جاتی ہو اخباروں میں لعن و طعن کی پوچھا شروع کر دی یہ اس عرصہ میں
 فتوے مطبوعہ حیدرآباد اس خادم قوم میر عبد الرحمن دہلوی داروہال
 بمبئی کی نظر سے گذرنا چہرے علمائے عجمی نے بھی اپنی موافقت فرمائی تھیں اختصار
 اس فتوے کو اپنی تمہید کے ساتھ چھاپ کر پٹنئی سے اکثر اراکین ندوہ کی خدمت میں
 ارسال کر دیا یہ ہدایت تو نہ ہوئی مگر یہ امر مشہور کیا گیا کہ فتوے حیدرآباد جعلی ہو مفتی
 صاحب نے مہر نہیں فرمائی اور نہ اصرارے محض ہو مفتی صاحب کے نزدیک ندوہ
 مفاسد سے پاک اور اسکی روئے دادوں میں کوئی مضمون مخالف مذہب اہلسنت

کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف سے ایک شیر کو قائم فرمادیا جو پھر جمع میں اگر علانیہ مفاسد زندہ کو تسلیم فرمایا بڑے شد و مد کے ساتھ کہے کہ میں بہت جلد اصلاح کئے دیتا ہوں مگر وہ ایسا ہی جانا تھا کہ آج تک کہے تین ع کچھ ایسا سوئے ہیں سونے والے کہ مشترک حاکمان قسم ہو اگرچہ ناظم و صدر صاحب وغیرہ کا کوہدایت و توبہ نصیب ہونی مگر کچھ اللہ متعدد وہ حضرات علما جو ندوے میں شریک تھے مفاسد زندہ پر مطلع ہو کر ندوے سے علیحدہ ہو گئے اس عرصہ میں اہلسنت کی طرف سے متعدد اشتہارات چھپ کر شائع ہوئے کہ سمجھ لیجئے یا سمجھا دیجئے مگر کوئی مقابلہ نہ کیا نہ وہ تو ہو گیا مگر آمدنی میں بڑی کفایت پڑ گئی اور ہر شخص نے سمجھ لیا کہ ندوہ کا انفرنس **نہجریان** کا بچہ جو اس دوران ندوہ میں ندوے کی طرف سے دور سلائے بھی شائع ہو گئے ایک **اعلام مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی** دو سہ اہلیہ **الالبابہ امجد علی** کے نام سے جسکی بات مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا وہ بھی میرا ہی رسالہ ہوا امجد علی کا نام برائے نام ہو جن میں بجز فضول طعن و بہہ وہ کوئی مخالفت مذہب اہلسنت کے حضرات اہلسنت کے کسی ایک اعتراض کا بھی جواب نہ دیا نہ صاف لکھ دیا کہ روافض و شیعوہ وغیرہم کسی فرقہ کی بھی تکفیر جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو ندوے کی مخالفت جائز نہیں ہو سکتی یہ فرقہ ظاہر یہ سلف صاحبین کے نزدیک سنی ہو **شہلی** پر و فیسر کل نہجریان سنی ہر منافقین کی شرکت غزوات سے استدلال کہ غرض کہ اسی قسم کے ہدایات سے دو دورتی اور چو درتی سیاہ کیگئیں جسکے جواب میں **سطوہ** کو دھنوا ت ارباب الدندہ اور غزوہ لکھد ہماک الدندہ اہلسنت کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں مگر مترا حیدر آباد کا جلی ہر نامشہور کیا گیا تھا لہذا مولوی عبدالحق صاحب نے حیدر آباد میں

کے ناظم صاحب کی ملاقات کو ادنیٰ کی فرودگاہ پر تشریف لیگے۔ اور اصرار وصر کی تہاں
 کر نیے بعد ناظم صاحب نے فرمایا چونکہ یہاں امیر لوگ آتے جاتے ہیں لہذا اس کے
 سامنے علمی بحث پیش ہونا چاہئے میں شام کو آپ کے پاس آکر طر کر دوں گا مگر نہ آئے
 تقاضا بھی کیا گیا صبح اٹھکا نہ آئے پھر دو مانی لگی کئی کہا جو ہمارا جی چاہتا ہے ہم
 کرتے ہیں جو تم سے ہو سکے تم کرو ہم اصلاح نہیں کرتے انا اللہ وانا الیہ راجعون
 مفتی صاحب بھی داخل بریلی ہو گئے جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ چاکہ حضرت
 مفتی صاحب سے دریافت کیا جائے مگر وہاں تو عیار ظالموں دین و مذہب کے بدخواہوں
 بھولے مقدس بزرگ کو سکھاڑھا کر بھیجا تھا سختیں بھی نہ پڑھیں باوجود اصرار و
 خوشامدی کے نہ ٹھہرے اور سیکڑوں کے مجمع میں جلد جلد قدم اوٹھائے تشریف
 لیگئے دوسرے دن خط بھیجا گیا اسکی نسبت چند سوالات کے جواب مانگے مباحثے
 کی درخواست کی جسکا جواب سیر نظر ہار جبروت کچھ غلامان ایک جواب اور بھی دیا وہ
 یہ کہ ہم کچھ جواب ندینگے ہمارے یہاں سکوت کی ٹھہر گئی ہو صبح سے شام تک فرودگاہ
 علمائے اہلسنت پر سیلا لگا رہتا متعدد اراکین ندوہ آتے اور روئے دما سے ندوہ میں
 مضامین باطلہ دیکھ کر مفسد کا اقرار فرماتے اصلاح کا وعدہ کرتے بہت سے تو پھر
 پلٹ کر نہ آئے اور بہت آئے اور تاسف کیا کہ ناظم صاحب وغیرہ اصلاح پر راضی
 نہیں ہوتے مولوی عبدالحی صاحب آئے مولانا احمد رضا صاحب
 صاحب مولانا وصی احمد صاحب سے استدعا کی کہ مجھے تنہائی میں کچھ
 گزارش ہو ڈھائی گھنٹے تک ندوہ و ندویان کو مغلظات سنایا کہ مولانا فاضل
 بریلوی سے فرمایا مولانا میں تو سراسر اچکا بخیال ہوں میں تو بہت خوش ہوں ہاں

مرد کافر کہنا خلاف تہذیب و شیخ محمد و صاحب نے جو بدعتین کی صحبت کو
 ناروا بتایا وہ ان کی خطا ہو ناظم صاحب مثل جہاں مشائخ کے نہیں ہیں کہ مجدد و صاحب
 کے مکاتیب کو قابل علمہ کہہ سکیں۔ حضرت اہلبیت پر ام حواج کو اپنی بیٹیاں بیاتے
 تھے۔ الی غیر ذلک من الخرافات جس کا جواب مرحوم الماؤل شائع ہو چکا ایک
 رسالہ سر تاج علمائے ندوہ مرزا حیرت دہلوی کے نام سے سہمی بہت اوصاف ندوۃ العلماء
 شائع ہوا جس میں نہ حمد نہ نفرت بلکہ بسم اللہ سے بھی بیشتر اس کفر پر شعر سے آغاز رسالہ
 کیا گیا ہے۔ یار کا جلوہ دکھائیں ہم اوصافین کلیم۔ طور پر کیا پھرے وہ خاک
 پتھر دیکھ کر پھر یورپین حضرات کی تحقیقات کو مستند بنایا ہو۔ نیز نگلھا ہو کہ اگر روغن
 نیچر کے اسلام میں شک ہو تو پھر اہلسنت مخالفین ندوہ کیونکر مسلمان ہو سکتے ہیں ندوہ
 سے بیشتر اراکین ندوہ جو بدعتین کا رد لکھتے تھے یہ ان کی غلطی تھی بعض فرق کی تکفیر
 کرتے تھے یہ ان کی غلطی تھی اہل ندوہ اپنی پچھلی غلطی پر آگاہ ہو کر ایسا بیان و کتاب ہیں
 خون کے انسو بہا رہے ہیں کہ بدعتیہ بد مذہبون گمراہوں کی مخالفت ناحق کی جو مخالف
 ندوہ ہیں وہ مخالف و دشمن اسلام ہیں اگر سابقاً فتح المبین و جامع الشواہد
 وغیرہ میں علمائے ندوہ نے تکفیر و تفصیل فرمائی تھی تو اس وقت کا الزام اب ان پر عائد نہیں
 ہو سکتا کیونکہ اس پچھلی کارروائی سے اب وہ تاب ہو گئے غرض ایسی ہی بہودہ سرائی
 سے اس صفحہ سیاہ کے ہیں جس کے جواب میں رسالہ اظہار اسکا مد اہل اندوہ
 شائع ہو چکا ایک رسالہ ارشاد الکمال نام مولوی حفیظ اللہ صاحب کے نام سے
 شائع کیا گیا جو مہینوں کی کپیٹوں اور ندوی بیچیت کی کوشش سے تیار ہوا تھا اس
 رسالہ میں کتب علماء کے بہت کچھ حوالے دئے گئے ہیں اور متعدد عبارات نقل کی ہیں انھوں نے

رسالہ چشمہ شایع فرما کر مفتی صاحب کے پاس بھیج دیا جس میں جناب مفتی صاحب سے
چند سوالات شرعیہ کے جواب چاہے تھے اور متعلق فتوے کے مطالبے کی
استدعا فرمائی تھی مگر مفتی صاحب کو عیادوں نے سمجھا دیا تھا کہ کچھ مہیچہ نہ ٹوٹے یہ اسی
غرض میں وقتاً فوقتاً ندوے کی تائید میں بعض اراکین کے نام سے بعض رسائل شہر
ہوئے اتمام کچھ ایک رسالہ سید احمد صاحب کے نام سے شایع ہوا جس میں ابتداء اس
مضمون سے لکھنی کہ ندوے کی مخالفت ہونا ندوے کی قبولیت کی دلیل ہو کر نہ جس وقت میں
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع فرمائی تو حضور کی بھی مخالفت لکھنی تھی مخالفین
کی تمام تحریریں تعصب نفسانیت کی بنا پر تین جو شخص خود اصول اسلام میں بعض باتوں کا
مخالف ہو اس سے بھی محبت رکھنا فرض ہو جس کے جواب دفع اوہام ویرکامہ میں رسالہ
رحم الجملہ سید احمد علی صاحب حیدر آبادی نے شایع فرمایا ہے ایک رسالہ مولوی سلیمان
صاحب نے اپنے بھائی حکیم ایوب صاحب کے نام سے بھی **بقول حاصل**
شایع کیا جس میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتباع اہلبیت کا حکم کیا
ہو اس حکم پر غور کرنے سے علماء ندوہ کی حقانیت اور مخالفین کا برسرِ بطلان ہونا ظاہر
ہو جاتا ہے کیونکہ اہل ندوہ جناب ناظم صاحب وغیرہ سید ہیں اور رب النوع مخالفین دو
بزرگ ہیں جناب مولانا عبد القادر صاحب جو عثمانی ہیں اور حضرت عثمان خاندان
نبوی امیہ سے اور جناب مولانا احمد رضا خان صاحب پٹھان افغانی ہیں اسکا جواب
جناب مولوی شاہ عابد الوہاب صاحب لکھنوی فرنگی علی نے خوب دیا کہ اسی
پر حقانیت ہو تو کانفرنس نیربان تم سے بڑھ کر حق پر ہو تم سید کہ جاتے ہو وہ سید
کہلاتا ہو اسی رسلے میں شیخ سلیمان صاحب نے یہ بھی لکھا کہ کسی کو مردود و خبیث و رافضی

بریل سے تشریف لگے روداد میں مخالفین ندوہ کا نام لے لیکر مٹ دھرم
 - کچھ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا غرض کہ بزور زبان وزور پستان ندوہ کے مجاہد اور
 مخالفین کی توہین و تحجین میں کوئی گسر نہ چھوڑی جسکے جواب میں ندوہ کا ترجمہ
 روداد سوم کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے بعد کو روداد کلان شائع ہوئی جس میں
 تحریر ہندو کی طرف سے مولوی مشتاق علی صاحب مختلف مقامات
 کے دورہ کیلئے مقرر کئے گئے کہ مقاصد ضروریہ کی تکمیل میں کوشش کریں جبکہ کوشش
 سے مختلف مقامات پر انجمنیں قائم ہو گئیں اور اس دورے کی رپورٹ جو مولوی
 صاحب نے داخل کی وہ علیحدہ موجود ہے الیہ صلیحہ واضح ہو کہ اس دورے کی
 رپورٹ جو علیحدہ چھپ کر شائع کی گئی اس میں صاف تحریر ہے کہ ان مولوی صاحب کے ناظم صاحب
 اس خدمت پر مامور کیا کہ وہ اپنے وعظ کے ذریعہ سے لوگوں کو سمجھائیں کہ انگریزی
 تعلیم کی مسلمانوں کو بہت ضرورت ہے و ملتہ دون پر بار ڈالاجائے کہ وہ اپنی اولاد
 کو تعلیم کے کلج کے بورڈنگ ہوس میں داخل کرادیں۔ انہوں نے انہوں نے
 اکابر مفسرین عظام کے ساتھ بیٹ نسخہ کیا وغیرہ ذلک میں المفسد جسکے
 جواب میں رسالہ سیلوف العنودہ شائع کر دیا گیا ہے چوتھا جلسہ
 میرٹھ میں منعقد ہوا جس میں النوع واقسام کے مکاتبات اور طرح طرح کی عباریوں چالاکین
 سے کام لیا اور عیاد انتظار بسیار روداد چھپائی مگر بریل کے جلسہ سے عیار ان زمانہ
 نے سکھا دیا کہ جلسہ میں سب کچھ پڑھو جو چاہو کہ روداد میں شائع نہ کرو تاکہ مخالفین
 ندوہ کو اعتراض کا موقع نہ ملے لہذا اب لوہی جو روداد چھپی ناقص چھپی لکھ رہا کہ
 پورا مضمون نہ مقررین نقل نہ آئی دفتر میں سے چوری گئی وغیرہ ذلک میں توجہ دینا چاہیے

عوام اور اپنے اظہارِ فرض میں پوری کوشش کی ہریر سالہ مجلس اہلسنت
بریلی میں بہارِ رمضان پہنچا جس کا جواب **اسعاد الفضل** بہارِ شوال میرٹھ میں
فوراً شائع کر دیا گیا محمد اللہ اوس کے ملاحظہ نے اہل ندوہ کی عیاری کی بخوبی قلعی کھول دی
اسی عرصہ میں ایک رسالہ **بشارات ندوہ** کے نام سے ناظم صاحب نے مشہر
کیا جس کے ذریعہ سے قوم پر یہ امر یاد رکھنا چاہا کہ ندوے میں کوئی خرابی نہیں ہو سکتی کیونکہ
ندوہ حسبِ مرضی مبارک حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم ہوا ہو متغیر و صاحبِ
والا نشان مجسٹریٹ و ممبر سپریم کورٹ و سو و خوارر میسنز پر گوارہ نے یہ مضمون خوابوں میں
دیکھا ہر ایک خواب میں ہر کہ ایک بیس کرے میں قالین بچھا ہو وسط قالین پر گاہنگ لگائے
مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ وغیرہ بیٹھے ہیں اور کبارہ قالین سے دور
انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخپائے روفق افزو میں خواب دیکھنے والے صاحب
نے دریافت کیا کہ حضور نے صدر قالین پر کیوں تشریف نہ رکھی انحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی شے سنگا ہوں سے آدمی کے ولیمین تکبر پیدا ہوتا ہو اور
یہ فرما کر ناظم صاحب کی طرف بغور دیکھا وغیرہ فلک من اشنامات ۴ اس عرصہ میں انتظار
ہے تاکہ دیکھنے روئے اور بریلی میں وہ مضامین چھاپے جلتے ہیں انہیں جو جلسے میں پڑھے
گئے اور بطور خلاصہ اخبارچی صاحبین نے شائع کئے تھے اولاً مختصر روئے
بریلی شائع ہوئی جس میں صاف لکھا گیا کہ ندوے کے دارالعلوم میں مذہب
کی خصہ وصیت مد نظر رکھی جائے گی صریح کذب بیانی دیکھے کہ لکھیا آج کے جلسہ میں مولوی
کرامت اللہ خان صاحب واعظ و مہلوی نے وعظ کیا کہ الالاکہ وہ شہد یک
جلسہ بھی نہوے ناظم صاحب نے جو اصلاح نکالی تو وہ ندوے سے بیزار ہو کر غوراً

بہار شریف پھلوا ری شریف کی موہید و دستخط مزین ہو کر وقتاً
 فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے حضرت جناب عظیم البرکت شاہ امین احمد صاحب قبلہ
 صاحب سجادہ بہار شریف۔ جناب مولانا شاہ بدر الدین صاحب قبلہ صاحب
 سجادہ پھلوا ری شریف جناب مولانا شاہ الفتاح احمد صاحب قبلہ صاحب
 سجادہ ردولی شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد حسین صاحب محب اللہی
 دو دیگر حضرات جنگہ ندوے نے اراکین اعزازی میں ظاہر کیا تھا احمد مددگار ان حضرات
 نے مفاسد ندوہ کو مطلع ہو کر ندوے سے علیحدگی ظاہر فرمائی اور فتاویٰ السنہ کو اپنی
 نفیس عبارات سے مزین فرمادیا بلکہ حق کی شوکت قاہرہ دیکھ کر دوا یک ندوی صاحبین
 نے بھی براہ تقیہ و نفاق ہر کر دی اگرچہ پھر ندوے میں شامل ہے تھوڑی مدت
 سے اہل ندوہ نے مشہور کیا کہ عنقریب علماء حرمین شریفین کا فتویٰ آتا
 ہو جس سے ندوے کی حقانیت اور مخالفین کا برسر غلط ہونا مخفی نہ رہے گا اسی کے
 ساتھ یہ بھی سنایا کہ کوئی صاحب ظہور الاسلام نامی اسی کام کا احرام بندھا
 کر حرمین شریفین بھیجے گئے ہیں لیکن بمصدق سے بہت شور مچاتے تھے پہلو
 میں دل کا چھویر اتوا کہ قطرہ خون نہ نکلا۔ رسالہ برق لامع میں یہ فتوے
 شائع ہوا جس کے دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اہل ندوہ اپنی عیاری و کیا دی و
 نفاق و شقاق سے وہاں بھی نہ چوکے یعنی استقامت میں کسی ایک امر زاعی کا برا
 نام ذکر نہ کیا جن مفاسد کی اصلاح چاہی گئی تھی اونکا نام تک نہ لیا ہے ایک سوال
 کا حاصل یہ ہے کہ بالفعل ہندوستان میں جہالت کا بہت زور ہے انہیں جنگ
 و جدال کا بازار گرم رہتا ہوا طرح طرح کے فتنے آئے دن پیدا ہوتے ہیں جس کے باعث

مگر پھر بھی بہت امور مخالف مذہب اہلسنت شائع کئے صاف لکھ دیا کہ جو شخص علوم و معارف
 فلسفہ و مسائل طبعہ کو سنانی دیانت اسلامیہ خیال کرتا ہو وہ شخص دشمن اسلام ہے جسکے
 جواب میں **روشن افغان** شائع کر دیا پو علی ہذا القیاس **ندوہ شاہجہا پور**
 میں بھی اپنی بد مذہبی اور مخالفت مذہب اہلسنت کی کامل داودی بڑی بڑی فکرین
 کی گئیں کہ علمائے اہلسنت شاہجہا پور نہ آئیں اور پھر انکے پیچھے کے بعد
 چمکون کی کوشش کی گئی دباؤ ڈالنا چاہا کہ علمائے اہلسنت کا وعظ کہیں نہ ہو سکے
 طرح طرح کے افراتفرات ہٹانوں سے اہل اسلام کو روکنا چاہا کہ علمائے اہلسنت کی بخت
 میں حاضر ہو کر مفسدہ ندوہ پر مطلع ہو سکیں غرض یصدا عن سبیل اللہ
 کوئی دقیقہ اٹھانے کا لیکن بتا دینا زدی خاب و خاسر ہوئے پڑ پڑی **عبدالغفور**
 صاحب جنکے گھمنڈ پر ناظم صاحب و دیگر اراکین ندوہ پھولے ہوئے تھے اونکو بھی
 شاہجہا پور چھوڑنے ہی جلسہ میں شریک ہونے کے جنکی تفصیل رسالہ **غرض** **صوبہ**
 سے واضح و آشکار ہو چو کہ زبانی طور پر او نیز تحریرات میں بھی ندوے کی طرف سے
 یہ امر ظاہر کیا گیا کہ مخالفین ندوہ صرف دو صاحب ہیں **لبنذا فتاویٰ السنہ**
 ترتیب دیا گیا جس میں ندوے کے کتب کا صفحہ وار حوالہ دیکر سوال کیا گیا ہو تاکہ پھر کسی کو
 کرے کا موقع نہ ملے الحمد للہ کہ علماء و مشائخ حیدر آباد۔ مدراس۔ بنگلور
 بی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ جلیپور۔ کاندلہ۔ ناسارہ
 پیلی بھیست۔ مارہرہ شریف۔ چھوچھا شریف۔ شاہجہا پور
 رامپور۔ مراد آباد۔ روولی شریف۔ الہ آباد۔ کلکتہ آباد
 ناسک۔ احمد آباد گجرات۔ علیگڑھ۔ صاحب گنج۔ علیگڑھ آباد

مشورہ عمدہ چیز ہے علماء کا مجمع بہت بابرکت ہے بڑی غرض اس مجلس کی اتفاق باہمی
اہلسنت و جماعت ہے یہ ہر اہل انصاف پر واضح ہے کہ جناب حاجی صاحب کی اس
تحریر سے ندوے کا برسر غلط ہونا عیاں ہو لیکن جسکوشرم و شہرت ہو وہ جو چاہے کہے جو
میں کہے لکھے رسالہ کی تہیہ میں مولف رسالہ نے یہ امر بھی ظاہر کیا ہے کہ بعض وجوہ
سے مکہ معظمہ کی موابیر نہ ہو سکیں جبکی اصلی وجہ کہ معظمہ کی تحریرات سے معلوم
ہوئی کہ بعض اہل مکہ مفاسد مذکورہ پر مطلع ہو چکے تھے وہاں ان ندوی
صاحبوں کی دال نہ گئی اہل مدینہ اور سوت نک بالکل ناواقف تھے لہذا میدان
خالی پاکر وہاں استفتاء پیش کر دیا ہے اگرچہ اس رسالہ برق لامع کا جواب شائع کر دیا گیا
تھا اس استفتاء سے بجز آپ کی بخاری و نفاق و شقاق کے کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتا
اگر حضرات علمائے شریفین کی تحریرات کو قابل قبول و تسلیم سمجھتے ہو تو وہ مابہرہ و
روافض نہ بچہرہ کی تکفیر و تضلیل کے فتاوے علمائے
خوبین کے موجود ہیں اور انھیں فتاوے پر فیصلہ رکھنا یا جانے لیکن کون فیصلہ
رکھتا ہو زبانی ہی کہے گئے کہ ندوے کے موافق عرب شریف سے فتویٰ لگیا ہے ہند
ضرور ہے کہ علمائے عربین طہیین کی معزز خدمات میں ایک استفتاء بھیجا جائے جس میں بیانات
ندوہ مفصلہ مذکور ہوں پھر بنا علیہ کہ معظمہ کو فتوے عربیہ روانہ کیا گیا جس میں اقوال ندوہ
کتب ندوہ سے بحوالہ و نشان صفحات نقل کئے اور اوپر احکام شرعی لکھے گئے اور ساتھ ہی
ندوے کی وہ تمام روادین تحریریں جن سے اقوال ندوہ منقول ہوئے تھے حاضر
کیکین کہ حضرات مکہ میں مطوفین وغیرہم بہت صاحب اردو خوب پڑھتے سمجھتے ہیں علمائے
کرام میں جو حضرات اردو جانتے ہوں اپنے معتمدین کے ذریعہ سے عبارات منقولہ سوال کو

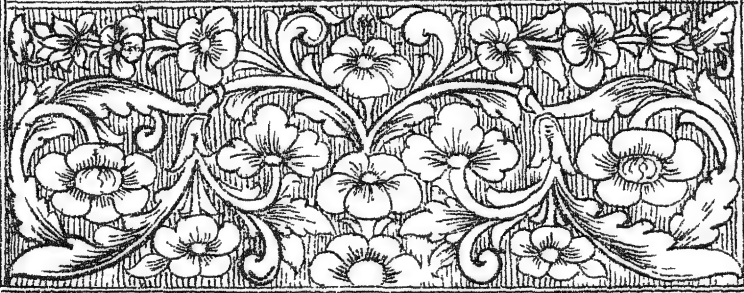
مخالفین اسلام کا غلبہ ہوتا جاتا ہو لہذا علمائے کرام نے ان امور کی اصلاح کے واسطے ایک مجلس بنام ہنادوۃ العلما قائم کی جس کا یہ مقصد ہو کہ علوم دینیہ کی تکمیل کا شوق مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو اور عرب کی طرز و عادات کو اہل اسلام اختیار کریں تاکہ ملحدین کی شوکت مٹ جائے پس یہ جلسہ کیسا ہو؟ ملخصاً ہر شخص سمجھ سکتا ہو کہ اس سوال کے جواب میں ہر سنی المذہب ہی کہیگا کہ وہ جلسہ اچھا چنانچہ علماء و مفتیان مدینہ منورہ نے جواب مطابق سوال تحریر فرمادیا اس فتوے کو شائع کر کے بغلیں سجانا شروع کیں کہ علمائے مدینہ منورہ نے ندوے کی حقانیت پر اتفاق فرمادیا حالانکہ ہر تھوڑی عقل والا بھی جانتا ہو کہ جیسا سوال ویسا جواب مثل مشہور ہو کہ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی بات تو یہ تھی کہ سوال میں بیانات تراجمہ ندوہ درج کر نیچے بعد سوال کیا جاتا ندوہ کہتا ہو کہ جس قدر فرقے ہیں سب حق پر ہیں ۔ سب سے خدا راضی ہو کہ کسی فرقہ کلمہ گو کی تکفیر تو تکفیر تضلیل بھی جائز نہیں تفہیم بھی روا نہیں ۔ اور ان کی توہین خدا و رسول کی توہین ہو کہ اونے اتحاد وادشیر و شکر رہنا فرض ہو کہ جزا ایمان ہو کہ بے اسکے نماز روزہ اکارت ایمان نذر وہ اسکی مغفرت محال ۔ اہلسنت کے چاروں مذہب میں باہمی عقائد کے رو سے اسلام و کفر کا فرق ہو کہ عقائد و اقوال کیسے ہیں اور ان کے قائلوں مجوز و نکاح کیا حکم ہو کہ روافض ۔ پیچر ۔ وکابہ ۔ جنکے یہ عقائد ہیں اونکو مجلس دینی کارکن بنانا ۔ اونکا اکرام و اعزاز کیسا ہے وغیرہ فلک من المفساد و سوقت دیکھتے کہ علمائے مدینہ طیبہ کیا جواب دیتے اسی سالہ میں جناب حاجی امداؤا صاحب جمہا جرحۃ اللہ علیہ کی تحریر بھی شائع کی گئی جس کا خلاصہ یہ ہو کہ علماء اور علم کی فضیلت قرآن مجید و احادیث میں بکثرت موجود ہو



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَمْدُهُ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اس فتوے سے صحت الہیہ قائم کر دی ہے نہ وہ و نہ دیان و جہ
بند عان کی اندیشہ و بیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی ہے گردن کٹوری ہے اب جو نہ
دیکھ ہے کان نہ دھرس ہے حق سمجھنے کا قصد نہ کرے ہے روز قیامت اس کے لئے کوئی
ہنر کا دنیا چند روزہ ہو ہے و احد ہمارے کام پڑنا ہو ہے اللہ ایک ذرہ تعصب و سخن پروری
سے جدا ہو کر تفکر کر دے شنائی قبر و ہنگامہ خشر کا تصور کر دے اوسدن نامہ اعمال کھولے
جائینگے ہے اوس بھڑکتی آگ کو سامنے لائینگے ہے اہلسنت نجات پائینگے ہے اوسکے
مخالف نار جنہم میں دھکے کھائینگے ہے مخالفون کے ساتھی مخالفون کے ساتھ ایک سی
میں باندھے جائینگے ہے آریزی مجسٹری ڈپٹی کلکٹری جی وغیرہ کے منصب کام نہ لینگے
ہے صدارت نظامت رکینت وغیرہ پابکیر سے سین ریجائینگے ہے ہر ایک اپنی اکیلی جان
سے ہے اپنے اعمال اپنے ایمان سے ہے بارگاہ عدالت میں حاضر ہوگا ہے ہر دول کا راز ظاہر
ہوگا ہے کوئی جھوٹا حیلہ بہرگز نہ بچے گا ہے بات بنانے کو راستہ ملے گا ہے عالم الغیب سوال
کرے گا ہے دانا سے قلوب اظہارے گا ہے و مان یہ کہتے نہ ہینگے کہ ہم غافل تھے کچھ مولویوں

کتب ندوہ سے مطابق فرمالین محمد اللہ تعالیٰ حامی سنت مولانا عبد الرزاق بنی
 اور مولانا شیخ احمد بن محمد ضیاء الدین کی مطوف و خلیفہ حضرت حاجی امدا اللہ
 صاحب نے کہ دونوں صاحب اردو عربی و دونوں زبانیں خوب جانتے ہیں اس فتوے
 کو مع کتب ندوہ علماء و مفتیان مکہ معظمہ کی معزز خدمات میں پیش فرمایاں گی تحلیف گوارا فرمائی
 احمد اللہ کہ اکابر حضرات نے اپنی تصدیقات و تقریظات سے مزین فرمادیا ہے خواجہ شیخ احمد
 صاحب کی کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب حاجی امدا اللہ صاحب ندوہ سے
 نہایت ناراض ہیں اور فرماتے تھے کہ ہمارے سامنے ان مناسبات کا مطلقاً ذکر نہیں کیا
 گیا ہے اس قدر کہ گایا تھا کہ یہ جلسہ اہلسنت کا مذہبی جلسہ ہے اور اس سے علمائے
 اہلسنت کا اتفاق مقصود ہے و ماہیہ پیچیدہ و در و افص کی برکت اور دیگر
 مفاسد کے ہوتے ہوئے ہرگز ندوہ جلسہ مذہبی نہیں ہو سکتا بعد از تعالیٰ ربہا کہ فتوے
 شامہ ہجریہ قد سیدی صاحبہا افضل الصلوات و التیمین مواہبہ علمائے کرام سے مزین ہوا
 اور ساتھ ہی بفضلہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد ثناء اللہ صاحب دامت برکاتہم کا فتویٰ بھی لکھا
 لہذا اس مجموعہ کا تاریخی نام فتاویٰ الحرمین بیچفت ندوۃ
 المکین قرار پایا یعنی ندوہ کذب و دروغ پر زلزلہ لانے کیلئے حرمین شریفین کو قصہ
 والحمد للہ رب العالمین



فصل اول

عام بد مذہبون اور خاص خبیثہ پر و افض غیر مقلدین
تفضیلیہ و ہائیک کے حق میں کیا احکام ارشاد
ہوے اون سے برتاؤ کیسا چاہئے

بد مذہب جتنے ہیں سب گمراہ ہیں بد فتنہ پر و از میں ظالم ہیں بد مالک ہیں بد اونکی
اہانت واجب ہے اونکی توقیر حرام ہے اوننے بغض رکھنے ہے اونھیں اپنے سے دور
نانگنے کا حکم ہے وہ مفسدین ہیں بد اونھوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا ہے اوننے
میل جول حرام ہے اوننے دوری واجب ہے اہلسنت کے سوا سب کلمہ گو اہل قلیہ
گمراہ فاسق بدعتی ناری ہیں بد صحابہ کرام سے آج تک تمام امت موجودہ کا اس پر اجماع
ہے مسلمانوں پر انھیں حاضر کا وزن سے زائد ہے اونکی بات لا علاج مرض ہے بد اونکے
مکر سے بچنا اڑل جاتے ہیں بد وہ گمراہ و گمراہ گمراہ ہیں بد شیطان نے جھوٹی ملیح کاری
کی دیکھیں اونھیں سکھا دی ہیں بد اونکے پاس بیٹھنا جائز نہیں ہے **احادیث**
کا ارشاد ہے اوننے دور بھاگو اونھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں بہکائیں
کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں وہ بیمار پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ وہ مرین تو

مقلد المقلدین

فکر کو نظر

فکر کو نظر

فکر کو نظر

فکر کو نظر

فکر کو نظر

نے بیکار و بام جاہل تھے کہ آج کام اپنے اختیار میں ہو یہ رحمت الہی توبہ کے انتظار میں ہو
 اللہ انصاف کی آنکھ کھولو کہ حق و باطل میں ان عقل میں تو لوہہ وہ کام کر چلو کہ بول بالا
 ہو یہ اللہ و رسول سے موخہ اور جال ہو یہ دیکھو دیکھو آنکھ کھولو دیکھو یہ مبارک تحقیقین یہ تقدس
 قصد نقیضین تمہارے سبب و عظیم کے پاک گھر سے آئین ہو تمہارے نبی کریم کے شہر اطہر سے
 آئین ہو سلیس اردو میں ترجمہ ہو گیا کہ حق کا آفتاب ہے پردہ و حجاب جلوہ نما ہو گیا ہو
 اب اگر آنکھ اٹھا کر قطرہ ڈالو یہ اپنی اندھیری کو ٹھٹھی سے سرسبز بن چکا ہو یہ تو تمہیں کہو کہ
 کیا عذر کرو گے کہ واحد قہار کو کیا جواب دو گے **س** نامہ کان مجتہد خواہی خواندہ
 از ہمین جاسا و بایا کر دیکھنٹون بلکہ دنون مہینون قانون کا دنون ہو دنیوی فنون
 یا ناو لون انسانون ہو اخبار ون دیوانون کے مطالعے میں گزارتے ہو خدا کو مان کر ہو
 قیامت کو حق جان کر ہو ایک نظر اور دھری ہو مگر اس کے ساتھ تعصب نفسانیت سے قطع نظر
 بھی ہو خدائے چا نا تو یہ اوراق تمہیں بہت کام آئینگے ہو بڑے ہولناک دن کے صابر بنو
 سے بچا بیٹنگے ہو پھر بھی اگر نازک مزاجی آرے آئے ہو مرنامشی اپنا رنگ چاہے کہ کہ کون
 اتنے اجزا دیکھنے میں وقت گنوے ہو تو جانے دو یہ تمہارا ہی خواہ تمہارا خیر طلب ہو ایک
 بہت ہی آسان طریقے سے عارض مطلب ہو یعنی ان مبارک فتاویٰ و تصدیقات کے
 فوائد و احکام کا نہایت مختصر خلاصہ حاضر کرتا ہو یہ اب اس کے دیکھنے میں کیا دن گزارنا ہو
 اسی کے ملاحظہ سے عقائد و اعمال کی تصحیح کیجئے کہ جس لفظ میں شک ہو اصل فتویٰ
 ترجمہ موجود ہو مطابق کر لیجئے اور بے میرے توفیق رفیق کر آمین آمین بجا سید البشر
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ و بارک و کریم آمین ہو یہ خلاصہ احکام ہو علما
 کرام ہو معتمد و مسطور کی چند فصلوں میں کامل تمام ہو من اللہ الہدیہ و بہ اللعظام

رافضیوں میں جو کافر ہیں اونکی یہ مدحیں کفر ہیں ورنہ سخت شیخ حدیث کی
 قبیح اور حکم حدیث موجب غضب الہی ہیں ہندوہ رافضیوں کی ان
 مدح سے رافضی اور غیر مقلدون کی اون تقریفوں سے صریح غیر مقلدین
 مذہب ناپاک خوارج و معتزلہ کے مطالبہ ایک مردود مقولہ کی تقریف و تحسان
 سے ناظم ندوہ حصران عظیم میں ہونا ناظم نے ایک مدح کفار کو بزرگان
 اسلام میں گنا اور اود کے کلمات کفریہ کی ستائش کی یہ ناظم کا کلمہ کفریہ
 ہے ناظم نے بعض منکران ختم نبوت کو حکیم امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 لکھا یہ مستند کفر و عذاب شدید ہے

کلمہ کفریہ

فصل پنجم

ندوے نے رو بد مذہبان کا افساد کیا اوسے
 خود کشی و نفسانیت قرار دیا اس پر کلمہ
 ہر مفسدین کرام سے کیا حکم لیا

رو بدعت باجماع امت اہم فرائض دینیہ سے ہو کر اوس کے ترک کی طرف بلا تیار
 اجماع امت کے خارق ہیں جماعت ملت کے مفارق ہیں بہت مابلعت
 کے دوست ہیں بدعت و اہلسنت کے بدخواہ ہیں فرض سے روکتے ہیں

ندوے نے بد مذہبوں کی تعظیم کی اور نخصین
جلسہ مذہبی کارکن بنایا اسپر علمائے کبار
ارشاد فرمایا

فصل اول میں گذرا کہ اونکی توہین واجب اور تعظیم حرام ہے خاص اس باب
میں فرمایا یہ حرام ہے دین میں گمراہی ہے کہ مذکور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اہل
اسلام کو گمراہ بنانا ہے حدیث میں ہے جو کسی بد مذہب پر سلام کرے یا بکشاو
پیشانی اوس سے ملے یا اوس کے ساتھ کسی ایسی بات سے پیش آئے جس سے
اوس کا دل خوش ہو اوس نے قرآن عظیم و شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی توہین کی ہے متعدد احادیث میں ہے جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے
اوس نے اسلام کے دھماکے میں مدد دی

فصل چھارم

بد مذہبوں کی تعریفیں جو ندوے میں چھپن
اسپر کیا حکم دیا

ندوے کا نیچر یون کو مسلمان بنانا ماسخ دینیہ سے اونکی مدح کرنا کفر ہے

گرفہ صہا ہو۔ خارجین معتزلیوں کا مذہب ہو۔ عقائد اہلسنت و آیات قرآنہ کا انکار
ہو۔ عقائد اسلامیہ پر سخت جرات تبجیح ہو۔ اللہ عزوجل سے لڑائی ہو۔ اس کے اولیاء
سے دشمنی ہو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہو۔ قرآن عظیم کی تفسیر اپنی
رائے ناقص سے بنائی ہو۔ نچر لوین کی ضبیت جھڑپ اونکے دل میں سمائی ہو۔
رفض ہو۔ غیر مقلدی ہو۔ خرق اجماع ہو۔ جب بدعت ہو۔ بغض سنت ہو۔
لعنت الہی کی طرف دعوت ہو۔ اللہ و ملائکہ سے استحقاق لعنت ہو۔ اتباع مقصد
شیطان ہو۔ انکار قرآن ہو۔ اہانت ہم ایمان ہو۔ اونکے سب اقوال کا حاصل
یہ ہو کہ قید مذہب اوٹھاوین۔ اور حق و باطل ملاوین۔ اور سنت و بدعت و
اہلسنت و اہل بدعت سب کو ایک بناوین۔ ان اقوال میں سنت کی توہین ہو۔
بدعت کو سہل جانا ہو۔ حق کی مذمت ہو۔ باطل کی مدحت ہو۔ ائمہ اسلام سخت
ایمانت کے طعن میں۔ گمراہ پاجیون کی بڑی بڑی تقریفیں میں۔ یہاں تک کہ باطنین
کفر و کاحاد کے اقوال میں۔ باقی احکام متعلقہ اقوال فصل آئینہ میں ملاحظہ ہوں

فصل هفتم

علمائے کرام نے حضرات اراکین ندوہ کے اقوال و افعال متعلقہ ندوہ پر اونکی کیا کیا تہذیب و اخلاقی فرمائی

انہیں جو کھلے بد مذہب تھے اور نکاحا حالِ فصلِ اول سے ظاہر اور باقی تمام

حرام کا حکم دیتے ہیں چنانچہ تعالیٰ کی لعنت کی طرف بلا تے ہیں یہ حکم حدیث
ایسون پر خدا و ملک و آدمیان سب کی لعنت ہے اور کفار فرض و نقل سب مرد و بوڑھا
یہ مذہب اہلسنت کو سخت ضرر پہنچاتا ہے بد مذہبون کا رو اور اوپر انکار رو و انکار
کفار سے زیادہ ضروری و اہم ہے حدیث میں ہوا ایک بستی کے اٹھارہ ہزار
نیک لوگ جنکے اعمال صالحہ اعلیٰ درجے کے تھے صرف اس وجہ سے ہلاک کئے گئے
کہ انھوں نے معاصی پر روک دیا تھا حدیث میں ہوا نیک لوگ اگر
خاموشی اختیار کریں تو وہ بھی عذاب میں شریک ہوتے ہیں حدیث میں
ہو ایسے وقت علم کا ظاہر نہ کرنا الاسکر قرآن کی مانند ہے

حدیث میں
یہی ہے
حدیث میں
یہی ہے
حدیث میں
یہی ہے
حدیث میں
یہی ہے

فصل ششم

مذہب کے اقوال ضلالت پر جو کچھ صفحہ
اوسکی کتابوں سے نقل کئے گئے علماء
کرام نے کیا حکم دے

مذہب کے اقوال جھوٹی کہیں ہیں باطل باتیں ہیں چنانچہ میں اللہ عزوجل
پر اقرار ہے کہ دین پرطن ہے حدیث و جماعت سے خروج ہے حرام قطعی کا
حکم دینا ہے فرض عظیم کو حرام کرنا ہے شرع مطہر سے ضد باندھنا ہے مسلمانوں
کو ضرر پہنچانا ہے صریح ضلالت کی طرف بلانا ہے ظلم ہے نئی شریعت دل سے

تعالیٰ سے منکر و کافر ہو چکے ہیں اور انکی ساری کوشش دنیا میں گھپ گئی اور میں اس گھنڈ
 میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں یہ مذہبی فرقہ باطل داہی بہت دھرم ہو یہ دین سے خارج
 ہو یہ طاغوت مذہب باطل کا گروہ ہو یہ محدودوں کی جماعت ہو یہ ملت اسلام سے باہر ہو یہ
 اسو قلیل و ذلیل لوگوں پر اسے نفس و الو تم خود بھی سیکے اور اوروں کو بھی پہنکاتے ہو یہ
 تمہارا حال اوس مقال کے مصداق ہو جو عمدہ لوگوں نے کہا ہو کہ بعض لوگ روئے
 کے لئے آگ میں جلتا اور جینو باندھنا پسند کرتے ہیں رنکو کی محبت میں غوٹنے لگی
 پر مرتے ہیں یہ ناظم کے نزدیک عقائد اہلسنت علم دین سے خارج ہیں اور نکاتناہد
 ہی نہیں اور نہیں عوام اچھا ہیں اعتقاد کر لیں کچھ پرواہ نہیں یہ ناظم نے خارجیوں
 معتزلیوں کا عقیدہ مانا یہ آیات قرآنیہ کی تکذیب کی یہ ناظم نے ایک کبدت کفریہ
 والے کو بزرگ اسلام کہا دوسرے کو حکیم امت لکھا یہ ناظم کے کلمات کفریہ ہیں
 حضرت ناظم صاحب مالک گمراہ ہیں یہ سنت و اہلسنت کے بدخواہ ہیں
 ضال مضل و صو کے بازیری یہ حرام کتبہ فرض قطعی یہ محکوم نفس و شیطان
 مخالف شرع خائن مومنان یہ جناب ناظم صاحب آپ سے گزر کر اوڑھ لیں یہ اورین
 حق کی استہادہ و رجب کی مخالفت پرستے یہ آرومی کے دل سے عقائد اسلام کی گرہ کھل
 گئی یہ وہ بدوین محدود زندقہ بے دین ہو یہ ضال مضل مرد و واجب ہو یہ اسکا قول
 ملعون ہو یہ کوئی مسلمان اسکی طرح نہ کہیگا یہ اسنے نئی شریعت دل سے نکالی یہ اسنے
 اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار ڈالی یہ اسنے ایک نامسلمان کو زنت کو رب العالین
 سے برابر کیا یہ اسنے فرض اجماعی کو حرام ٹھہرایا یہ جو کفر وہ امام ابوحنیفہ و امام شافعی
 پر لازم کرتا تھا خود اپنے منہ اپنے سر لیا یہ ناظم و آرومی دونوں جھوٹے ہیں یہ

عقائد اہلسنت

عقائد اہلسنت

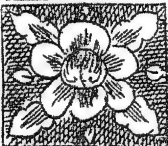
عقائد اہلسنت

عقائد اہلسنت

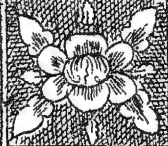
اپنے عقائد ضالہ و خیالات باطلہ سے توبہ و فرض ہو توبہ نکرین تو مسلمانوں پر واجب
ہو کہ اونے کنارہ کش ہوں اونے دور رہیں جو احکام ناظم و آروی و حقانی
و محمد شاہ و غیہ ہم خاص خاص رکون کے اقوال ضلالت پر ہیں وہ صرف انھیں
پر مقتصر نہیں بلکہ تمام اراکین جنھوں نے اونکی اجازت دی او انھیں پڑھوایا
او انھیں چھپوایا شائع کرایا وہ سب او انھیں احکام السحا و ضلال و افسار خدا
و رسول و عداوت حق و امانت باطل کے موروثین چکھر برضا کفر صریح ہو اور
ہر قبیح بات پر اونکی مانند قبیح

عقائد الضلالت

عقائد الضلالت



فصل ہشتم



علمای کرام نے خود ندوہ شریفہ کے کیا کیا
سابقہ ارشاد فرمایا

جس قدر احکام ان سب فضول میں گذرے ظاہر ہے کہ وہ سب ندوہ ہی کے
واسطے تھے جو آخرازی باد صبا انہمہ آوروہ تست پہ بانی بھی سن لیجئے ندوہ
میں جو مفساد ہے وہ ہجوم السحا و ہودہ ہایت کا روضہ کا انسداد ہو وہ ہوا پرستی ہو وہ
فتنہ ہو آتش بلا ہو وہ فسادوں کی انجمن ہو وہ مکروں کی سبھا ہو وہ بھرا فتنہ
ہو وہ اندھی بلا ہو وہ تاریک اندھیری ہو وہ مجلس ندوہ مذہب اہلسنت و جماعت
کی توہین کرتی ہے وہ اہلسنت کی بدخواہ ہو وہ اللہ و رسول و مؤمنین سب

دونوں نے ائمہ دین کی توہین کی اور دونوں شیطانی دوسوے میں ہیں اور دونوں کا
 قول نجس ناپاک خبیث مردود گمراہی ہے اور اللہ عزوجل پرستان پر حق و دہلوی
 نے اہلسنت کے عقائد رد کر دیے اور وہ اپنے اقوال میں کھلا گمراہ حق پرستوں والا
 سرکش منکبر سخت جاہل ہے اور سکا نور جاتا رہا اور سکا دل اندھا ہو گیا اور وہ صریح
 کذاب ہے اور اسے حضرات عالیہ صدیقی و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا سختی امت
 و جنتی بلکہ مسلمان ہونا بھی قطعی نہ رکھا بلکہ اس کے نزدیک کلام اللہ کا محفوظ و کامل
 ہونا بھی قطعی نہیں اور اسے دین و ملت اسلام و شریعت سب کی توہین کی اور اس کا
 حکم لازم کفر تکبیح کیا ہے **عہ انصاری گمراہ** ہے مفسری علی اللہ ہے اور
 بدگوئی ائمہ ہے اور خارج عن اللہ ہے اور فرض قطعی کا حرام کہندہ ہے اور اسے لعنت
 الہی کی طرف بلانے سے بھی سخت تر بات کہی **اہ غازی پوری** نے فرض قطعی
 کو حرام کر دیا اور اس کے ساتھی جو اس غیر مقلد سے مذہب میں صلح کر کے
 مل گئے سب گمراہ و گمراہ گیرین اور ناظم نے جسے ندوے کی پہلی برکت
 کہا وہ حقیقتہً ندوے کی پہلی نحوست ہے محمد شاہ صدر دوم
 ندوہ و ناظم و دہلوی واری و انصاری سب غیر مقلد ہیں اور مابین لاندہوں
 کے گمراہی میں ہے صریح گمراہی میں ان کے شریک ہیں اور انھوں نے شریعہ مطہرے
 باندھی ہے اور مسلمانوں کو مضرت فوجی ہے کئے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے
 ہیں اور انھوں نے اجماع امت توڑا جماعت کو چھوڑا اور محبت بدعت ہیں اور
 بددعویٰ خواہ سنت ہیں اور مانع طاعت و امر بمعیت ہیں اور داعی امت بسبب لعنت
 ہیں بالجمہ حضرات اراکین سب اہل سنت سے خارج ہیں ان سب پر

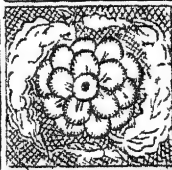
فصل فہم

ندوے کے مقاصد اقوال و افعال کے باطل و مردود
و ضلال پنہین جو قوی فاضل و بیلوی جنات و لانا
مولوی احمد رضا خان صاحب نے لکھا علمای کرام
عرب نے اسکی کیا کیا مدح و تحسین فرمائی

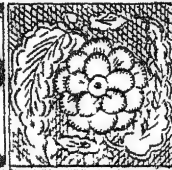
افضل مصنفات ہو و مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا و صحیح جواب ہیں و
اپنے باب میں بیظیر و اہلین شک نہ لایگا اگر منافق بے یقین ہو یا کوئی دشمن حق و صواب
سے کسارت گزین و یہ جواب قرآن و حدیث سے مستحکم کئے ہوئے ہیں و ملحوظ کے دلوں پر
نیز و نکاح کام کر رہے ہیں و یہ معزز تالیف ہو جسے مصنف نے حیدر و مفید لکھا و صواب کے
موافق و قرآن و حدیث کے مطابق ہو و فائدہ لینے والے کو کافی نفع ہو اور اگر اس میں
باغیوں کی جڑ بنیاد کی قاصد و شریعت مظہر کی یقینی دلیلوں کی جامع و پر زور جواب ہیں
صحیح و صواب ہیں و جہت قدرت سے ان مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر ہیں و علوم
مصنف کے استحکام پر دلیل ہیں و عجیب رسالہ ہو و احادیث و ارشادات علماء سے چنا
ہوا و کتابت سنت سے مؤید و اللہ عزوجل کی رضا کا باعث و جسکے مضمون بھی کامل
اور عبارت بھی کامل و ایسی تصنیف پر اکثر حفاظ علوم کو قدرت نہیں و حق و صواب سے
و موافق سنت و کتاب ہو و بات طبع و اور زبان فصیح و اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بند

تصنیف اول ہے
تصنیف دوم ہے
تصنیف سوم ہے
تصنیف چارم ہے
تصنیف پنجم ہے
تصنیف ششم ہے
تصنیف ہفتم ہے
تصنیف ہشتم ہے
تصنیف نہم ہے

اللہ نے دعا ہو کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے۔ کامل جواب میں۔
 باطل فرقوں کے رد میں۔ گو بادہ گوہر میں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ خدا کے عطیے میں
 زور بازو سے نہیں ملتے۔ اللہ کیلئے ہو اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال کمال ہو۔ وہ
 جبرانی ہو حسین کہین کو تاہ سخی نقطہ آئے۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی
 اور جو اہل نہیں جو ت و خوبی رکھی۔ اہل حق و کمال کو نافع۔ اور گردن اہل نفع و ضلال
 کی قاطع ہیں۔ مصنف نے جید افادے کئے۔ تیغ بران ہوا سکی ہر دلیل پر دلیل تاہم
 ہے کہ کیسی گفتگو سے جنبش نہ کھائے۔ ہر سطر گو یا تلج جو اہل نگار کا کنارہ ہو۔ یہ جواب حق
 و باطل میں ردین فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اور زعم و درست کو چھانکر جہا کر مینے والے



فصل دہم



حضرات علمای عرب نے اس رسالے کے صلے میں
 مصنف ممدوح و ام بالفتوح کو کن کن مدح جلیلہ سے
 یاد فرمایا ہے

مذہب اہل سنت و جماعت کی نصرت و یادری۔ اور مذہب اہل زلیغ و کفر و ضلالت
 کی پردہ وری کی طرف داعی۔ فاضل رفیع القدر۔ محکم قدم۔ پسر دار فاضل۔
 علامہ کامل۔ اس تحریر میں تمام علمای اسلام کی طرف عرض کفایہ او اگر دیانہ مصنف

مصنف نے دعا ہو کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے۔ کامل جواب میں۔

باطل فرقوں کے رد میں۔

گو بادہ گوہر میں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ خدا کے عطیے میں

زور بازو سے نہیں ملتے۔

اللہ کیلئے ہو اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال کمال ہو۔ وہ

جبرانی ہو حسین کہین کو تاہ سخی نقطہ آئے۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی

اور جو اہل نہیں جو ت و خوبی رکھی۔ اہل حق و کمال کو نافع۔ اور گردن اہل نفع و ضلال

کی قاطع ہیں۔ مصنف نے جید افادے کئے۔ تیغ بران ہوا سکی ہر دلیل پر دلیل تاہم

ہے کہ کیسی گفتگو سے جنبش نہ کھائے۔ ہر سطر گو یا تلج جو اہل نگار کا کنارہ ہو۔ یہ جواب حق

و باطل میں ردین فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اور زعم و درست کو چھانکر جہا کر مینے والے

مصنف نے دعا ہو کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے۔ کامل جواب میں۔

باطل فرقوں کے رد میں۔

گو بادہ گوہر میں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ خدا کے عطیے میں

زور بازو سے نہیں ملتے۔

اللہ کیلئے ہو اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال کمال ہو۔ وہ

کو نفع پہنچائے۔ یہ قلم برداشتہ تحریر ہو اور مفید اور نافع ہو مگر اسوں کی باطل باتوں کی دفعہ
ہم تو ہلال کا نور تلاش کر رہے تھے یہ بے پردہ آفتاب نظر آیا۔ یہ کامل ہو چکا اور نہایت نصیحت
صواب کو شامل ہو اور کسی عبارت فضیل مصنف پر دلیل ہو یہ کس قدر خوب فیض بخش ہو
اوسے تعجب کا جامہ تو اسے پہنچایا کہ مصنف بریل میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی
کچا ہند اور دہقانین کے تو تلے پن سے صاف بچا لیا۔ چاہے اللہ تعالیٰ اس سے پڑھنے والوں
اور طالبوں کو نفع دے یہ مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا۔ اور علم سکھایا اور فائدہ
بخشا۔ اور مفیدوں کا کوڑے اور کھیر کھینک دیا۔ سو مند وزد و نوشتہ ہو کہ درستی
دین کیلئے جمع کیا گیا۔ اور اسکی روش متین کے نشانوں کی طرف اسے ارشاد کیا۔
فضل و کمال میں اس کے فائز ہوئے۔ پراکھین اور دل گواہی دے رہے ہیں۔ یہ سب ناظم
و ناظر اسکی فصاحت کے حضور گردن جھکائے ہیں۔ یہ آیات و احادیث کو جامع ہو۔ یہ قدم
بقدم اسکی پسندیدہ روش کا تابع ہو۔ یہ ناوہ مثال ہو۔ یہ فضل کی آیت ہو جس سے آگے
کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے۔ یہ خوب وجہ و نافع ہو۔ اور اہل کجی و فساد کے مکر کی دفعہ
ہو۔ اسکی عبارت معاندین بیدین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ نشان
ہو۔ اور اسکی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہو وہ نصرت الہی کے ساتھ بالجنات
ہو۔ چاہے اللہ عزوجل زمانہ و اہل زمانہ کو اس عجائے سے بہرہ مند کرے۔ چہ اور اسکے جوابوں کی
خوبی سے اہل علم و ارباب دانش کو فائدہ بخشے۔ چہ درست جواب ہیں۔ چاہنے باب میں
لا جواب ہیں۔ یہ سبقت لیجانے والے عظیم اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہوئے
ہیں۔ یہ قرآن و حدیث انکے مساعد ہیں۔ یہ اصحاب علم و ارباب دانش انکی صحبت پر شاہد
ہیں۔ چہ انکے رہنما اللہ سے میری آنکھ ٹھنڈی ہو رہی۔ اور یہ کشادہ اور خاطر شکستہ ہوئی۔ چہ اللہ

نصیب ہو
نصیب ہو
نصیب ہو
نصیب ہو
نصیب ہو
نصیب ہو

218

243

268

293

318

343

368

393

418

کی خوبی اللہ کیلئے ہو سکد حاذق اور کتنا خیرین والا ہو عالم علامہ ہو فاضل فہامہ
 ہو راسخ العلم ہو عمادین ایسا ہو جیسے آدمی کی بدن بین آنکھ ہو بینظیر علامہ ہو
 بلند ہمت ہو صاحب مجد ہو اللہ کے لئے ہو اسکی نکوئی ہو کثیر العلم ہو عزیز الفہم ہو
 ذہن ہو علوم کا کمال ماہر ہو علم کو حسن دینے والا ہو روشن خاطر ہو عالم علامہ ہو عماد
 اختیار کا پیشوا ہو آپ کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انھیں راہ ہدایت کا
 دلکشا نا ہو بڑے علم عظیم والا فاضل ہو تمام محققین کا جسر اعتماد ہو اہل علم یقین
 میں انتخاب ہو میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اسکی تعریف کروں ہو اور مجھ جیسا
 ایسے عالم کامل کی کہان مجھ کر سکے ہو نہ تریاتک ماتھ کیونکر پہنچے ہو عالم علامہ ہو جلیل
 مشہور فاضل ہو پیشوائے اختیار ہو عالم علامہ ہو جبر فہامہ ہو پرہیزگار ستھر ہو عالم
 عامل ہو فاضل کامل ہو ادیب عاقل ہو حسب رب والا ہو تمام علوم منطوق و مفہوم
 کا جامع ہو شریعت روشن کا زندہ کرنے والا ہو طریقت پسندیدہ کو قوت دینے والا ہو
 سعید فزشتہ ہو یکسا آسمان ہو چراغ زمان ہو عالم کثیر الفہم

فصل یازدہم

علی کرام عرب نے مصنف ممدوح کو کن کن
 دعاؤں سے شاد فرمایا

اللہ تعالیٰ او سے اس اہم و مسلمین کی طرف سے بہتر جزائے ہو اور اسکی کوشش قبول

